Al-Qalam القلم

p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077

Volume:27, Issue:1, 2022, pp. 1-14

قرآنِ مجید کے اُسلوبِ بیان میں صفتِ اَضداد کے اسرار و حِکَم: تجزیاتی مطالعہ

Mysteries and Rulings on Adjectives in the Qur'anic Style: Analytical Study

Rehana Aslam
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, Punjab University,
Lahore, Pakistan
Email: rehanaranatts@gmail.com

Dr Asim Naeem
Associate Professor
Institute of Islamic Studies, Punjab University,
Lahore, Pakistan

KEYWORDS

Unequalled, Lyrical, Phonetically, Literary Styles, Unparalleled, Iltifat, Nazm, Tashbauh, Tazada, Mughayarah, Literary, Miracles, Mysteries and Rulings on Adjectives in the Qur'anic Style: Analytical Study

Date of Publication: 26-06-2022

ABSTRACT

There has been a lot of literature written on the various aspects of Quranic styles in different languages of the world. The Holy Prophet Muhammad had received a book that would deal with matters of belief, law, politics, spirituality and economics in a complete literary form. This unique literary form is part of the miraculous nature of the Quran. Quran lies perfect unequalled, lyrical and phonetically distinctions in its literary style. The Quran achieved this unique literary form by fusing together various literary styles. It exhibits an unparalleled frequency of rhetorical features surpassing any other Arabic text classical and modern some of its characteristics are saja, iltifat, nazm, tashabuh, majaz and tazada (Mughayarah). The aim of this thesis is to study basic aspects of tazad or antithesis has been propounded by scholars, commentators. This thesis also presents the examples regarding the objectives and multiple purposes of the said style as the literary miracles of the Holy Quran.

تعارف(Introduction)

مُسلِم معتقدات کے مطابق قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی طرف مُنزّل (revealed)، حتمی اور آخری کلام وپیغام(Final Message)ہے۔مُتَقَدِّم (Former)الہامی کتب کی نسبت متعدد امتیازی صفات کے حامل مذکور کلام(word of God) کی ایک منفرد خصوصیت اس کا اُسلوبِ کلام ہے۔ قرآن میں بلاغت کے متعدد اسالیب کو محیر العقول اعجازی شان کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ فصاحت و بلاغت کے نمایاں اسالیب کی بناپر، اس کلام کی معنویت میں کئی جہات پیدا ہوئی ہیں۔اس میں جہاں، ایجاز و اطناب اور ربط و مساوات کے اسالیب نظر آتے ہیں، وہیں تقدیم و تاخیر اور حذف کے اسلوب بھی نمایاں ہیں۔ مجاز، کنایہ، تشبیہ و استعارہ کی منفرد مثالیں موجود ہیں تو مبالغے اور تاکید کے نمونے بھی موجود ہیں۔ مشاکلت و التفات اور مقابلہ کے اسالیب منفرد کتاب ہے۔ بایں وجہ قرآنِ حکیم اپنی ادبی و بلاغی صفات کی بناپر ایک چیلنج ہے۔ اسالیب بلاغت میں ایک اسلوب اشیاءوصفات اضداد کا بیان ہے جس کے ذریعے قرآن میں موسیقیت، معنویت اور ربط کی متنوع صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ قرآنِ حکیم میں مذکور صفتِ اضداد کے بیان کی تین مثالیں ذیل میں پیش کی گئی ہیں۔

ا۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۔ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى[1](قسم ہے رات کی جب وہ چھپالے اور قسم ہے اس دن کی جب وہ ظاہر کردے)ان آیات میں دوبڑی صنعتیں ہیں یغشی اور تجلی میں سجع ہے، جبکہ لیل ونہار میں صنعت تضاد ہے۔

2۔ وَاِلَى السَّمَاۗءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۔ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ۔ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ[2]

(کیاتم آسمانوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسے بلند کیا گیاہے، اور پہاڑوں کی طرف کہ اسے کیسے گاڑا گیاہے، اور زمین کی طرف کہ اسے کیسے بچھایا گیاہے۔) مذکورآیات میں ارض وسما ایک دوسرے کی ضدہیں اور رفعت بمقابلہ سطحت میں بھی یہی صنعت تضاد کارفرماں ہے۔

3۔ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۔وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ [3] (نیک لوگ بے شک آسائش میں ہوں گے اور بدکارلوگ بے شک دوزخ میں ہوں گے)۔پہلی آیت کے الفاظ ان الابرار اور دوسری آیت کے ان الفجار کے ہم وزن اور ہم قافیہ ہیں اور ان میں صنعت تضاد ہے۔مذکور بلاغی صفات کو قرآنی تفاسیر اور علوم القرآن پر لکھی گئی کتب میں خصوصی طور بیان کیا گیاہے۔

زیرِ نظر موضوع میں بنیادی محورومرکز قرآنِ حکیم کے متن میں موجود اضداد پر مبنی آیات کا تجزیاتی مطالعہ ہے۔ مختلف زبانوں میں علوم القرآن پر موجود ادبیات میں قرآن مجید کے لفظی و معنوی محاسن کو تفصیلاً بیان کیا گیاہے۔

مثلاً عربی زبان میں البرہان فی علوم القرآن (زرکشی) الاتقان فی علوم القرآن (سیوطی) مناھل العرفان (زرقانی) التصویر الفنی فی القرآن (سید قطب) اور اس طرز کی دیگر کتب میں موضوع زیرِ بحث کے متعدد و متنوع پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اردو زبان میں زیر بحث موضوع سے متعلق عمومی اور خصوصی ہر دو اعتبار سے لٹریچر موجود ہے، جیسے بعض کتب براہِ راست زیرِ بحث موضوع سے متعلق ہیں۔ جب کہ اردو تفسیری ادب، عربی تفسیری ادب اور علوم القرآن سے متعلق کتب، نیز عمومی دینی موضوعات پر لکھی گئی کتب میں مذکور مواد موجود ہے۔ متن کے براہ راست مطالعہ کے علاوہ مذکور اصناف کی تمام کتب میں مذکور قرآن مجید کے ادبی اسرار و محاسن، خصوصاً اس کی صفت اضداد کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ تفاسیر قرآنیہ کی روشنی میں قرآن مجید کے اسلوب بیان میں اضداد کا مطالعہ، زیرِ نظر موضوع میں مفید و ممد و ہے۔

موضوع کی ضرورت واہمیت(Significance of the topic)

الہامی کتب میں سے قرآنِ حکیم کا یہ اعجاز ہے کہ اللہ تعالی نے اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ لیا اور یہ مصوئنیت قیامت تک کے لیے قائم ہے۔ قرآن مجید کے اعجاز میں اس کے الفاظ کی اثر آفرینی، تاثیر اور اسرار و حکم بھی شامل ہیں ۔ قرآن مجید کے فنی و ادبی محاسن اور اس کے بلاغی و ادبی اسرار و رموز کے مطالعات دینیات کے اہم موضوعات میں سے ہیں۔ قرآن مجید سے قبل کا الہامی و غیر الہامی لٹریچر اپنے مخصوص دینی حلقوں میں تعلیم و تعلم اور افہام و تفہیم کے لیے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔ قرآن مجید کے مقابلہ میں سابقہ دینی لٹریچر کی مختلف حیثیتوں کا علمی و تحقیقی حلقوں میں مطالعہ کیا جاتا رہا ہے۔ صحیح تعیین کے لیے سینکڑوں تفاسیر اور علوم القرآن سے متعلقہ کتب تصنیف کی گئ ہیں انہی بلاغات میں قرآن کریم کے الفاظ و عبارات میں صفات اضداد کا استعمال ہے جس کے اسرار و حکم کو واضح کرنا اور اس کے مختلف پہلوؤں کو اہل تحقیق و دانش کے سامنے پیش کرنا ازبس ضروری ہے تاکہ معاشروں میں مؤثر طبقات کے لیے ان مفید تحقیقی نکات کو بنیاد بنایا جائے اور اصلاح فرد و اجتماعیت کے فرائض باحسن طور نبھائے جائیں۔ قرآن کے اسرار و رموز اور بلاغتی نکات کو واضح کرنا اور مقصود الہی کو حضرت انسان کے لیے آشکار کرنا اسی طرح انسانی نفسیات پر قرآن میں موجود صفات اضداد کے اثرات کا تجزیہ اس تحریر کا مقصود ہے۔

موضوع کا بنیادی سوال؟

بنیادی سوال یہ ہے کہ قرآنِ مجید میں صفتِ اَضداد کے اَسرار و حکم کیا ہیں۔

قرآنِ مجید کے اُسلوبِ بیان کی ادبی جہات

فصاحت وبلاغت

فصاحت کا لفظی معنی ظاہر ہونا یا روشن ہو جانا ہے چنانچہ بچہ بولنے لگے تو اہل عرب کہتے ہیں "**افصح الصبی فی منطقه**" (بچہ بولنے لگا یعنی بچے سے کلام ظاہر ہوا) اہل علم کی اصطلاح میں فصیح ایسے کلام کو کہتے ہیں جس میں الفاظ سادہ، مانوس اور دل پسند ہوں۔[4] بلاغت کے لفظی معنی پہنچنے کے ہیں چنانچہ جب کوئی اپنی مراد کو پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ "**بلغ فلاں مراده**" (وہ شخص اپنی مراد کو پہنچ گیا) بلاغتِ کلام کا مطلب ہے کہ جو کلام کانوں میں رس گھولے اور دل کو متاثر کرے۔[5]

بلاغت کی اقسام

قاضی ابو بکر باقلانیؒ فرماتے ہیں کہ بعض علمائے ادب نے بلاغت کی دس قسمیں بتائی ہیں: (۱) ایجاز (۲) تشبیہ (۳) استعارہ (۴) تلاؤم (۵) فواصل (۶) تجانس (۷) تصریف (۸) تضمین (۹) مبالغہ (۱۰) حسن البیان[6] اسی طرح قرآن مجید کے ادبی اسرار و رموز کو سمجھنے میں درج ذیل تین علوم کا جاننا ضروری ہے۔ (۱) علم معانی (۲) علم بیان (۳) علم بدیع۔ **علم معانی:** لفظ معانی معنیٰ کی جمع ہے اس کے لغوی معنیٰ مقصود و مراد کے ہوتے ہیں اپنے خیالات کو الفاظ کے قالب میں ڈھال دینا بہت آسان ہے لیکن اپنے کلام کو حال و مقام کے اس طرح مطابق بنا دیا جائے کہ مدعائے کلام ادا ہو جائے بہت مشکل ہے اور اس کو علم معانی کہتے ہیں۔ **علم بیان:** بیان کے لغوی معانی کھولنے اور واضح کرنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں اس علم کو کہتے ہیں کہ جس سے کلام دل نشین ہو جائے اس کے معنیٰ و مطلب صاف اور واضح ہو جائیں۔ **علم بدیع:** اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلام کو مزین کرنے کے طریقے اور اس میں حسن و خوبی پیدا کرنے کے قاعدے معلوم ہو جائیں۔[7] لہٰذا قرآن مجید فرقان حمید علم و حکمت سے پر خزینہ ہے یہ بنی نوع انسان کے لیے ضابطہ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی کلام کی بدولت اقوام کو عزت و ذلت سے نوازتا ہے اور یہ کلام انسانی زندگی کے جزو و کل کی تشکیل و ترتیب کے فطری اصولوں سے مزین ہے۔ قرآن مجید معجزہ خداوندی ہے اہل بلاغت کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کے اعجاز کا ظہور الفاظ اور معانی کے اشتراک و ارتباط سے ہے۔ قرآن کا معجزہ ہونا متعدد جہات سے ہے اور ان جہات میں قرآنی الفاظ اور معانی دونوں اساس کی حیثیت سے شامل ہیں۔ قرآن مجید صرف الفاظ کی بنیاد پر معجزہ نہیں کہ جس میں معانی کا کوئی

شمول نہ ہو اور نہ ہی محض معانی کے باعث معجزہ ہے جس میں الفاظ کی کوئی شرکت نہ ہو۔ قرآن نظم و معنویت کے اعتبار سے اعجازی شان کا حامل ہے اس کے الفاظ اپنے مطلوب معانی و مدلولات کے لیے بہترین پیرایۂ اظہار ہیں۔

علامہ باقلانی فرماتے ہیں۔"**واذا تاءملت القرآن وجدت هذه الامور منه فی غا یة الشرف و الفضیلة،حتیٰ لا تری شیئاً من الالفاظ افصح و لا اجزل و لا اعذب من الفاظ و لا تری نظماً احسن تا لیفاً و اشد تلا ؤماً و تشا کلاً من نظمه و اما المعانی فلا خفا ء علی ذی عقل انها هی التی تشهد لها العقول با لتقدم فی الوابها، والتراقی الیٰ اعلیٰ درجات الفضل من نصوتها و صفاتها۔8**جب تم قرآن پر غور و فکر کرو گے تو تمہیں یہ امور اپنے کمال و اتمام اور شرف و فضیلت کے ساتھ ضرور نظر آئیں گے یہاں تک کہ تم قرآن کے الفاظ سے زیادہ فصیح، عمدہ اور شیریں الفاظ نہیں پاؤ گے اور نہ ہی کوئی کلام ایسا دیکھو گے جو اس عمدگی کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہو اور جو باہم ارتباط و انجذاب میں ایسا شاندار ہو۔ جہاں تک معانی کا تعلق ہے تو کسی بھی ذی شعور پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ عقلیں قرآنی معانی کے پیش رو اور امام ہونے نیز ان کے بلند مقامات تک رسائی کے اوصاف سے متصف ہونے کی گواہ ہیں۔ لہذا بلا شبہ قرآن مجید معجزہ خداوندی ہے کیونکہ فصیح ترین الفاظ کے ساتھ بہترین ترتیب و نظم میں بہترین معانی کا حامل ہے اور یہ سب اوصاف کلام بشر میں موجود ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہے۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی فرماتے ہیں: علوم القرآن کا ایک نسبتاً تنگ اور چھوٹا دائرہ وہ ہے جس میں علوم و فنون شامل ہیں جن کا تعلق براہِ راست قرآن مجید کی تفسیر اور فہم سے ہے علوم القرآن کا ایک اور نسبتاً اور بڑا دائرہ بھی ہے اور وہ دائرہ اتنا بڑا ہے کہ اس میں انسان کی وہ تمام فکری کاوشیں شامل ہیں جن کی سمت درست ہو اور جن کی اساس صحیح ہو یہ وہ دائرہ ہے جس میں آئے دن نئے نئے علوم و معارف شامل ہو رہے ہیں اور جن میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور ہو تا رہے گا۔ اس دائرے میں ہر وہ چیز شامل ہے جس سے مسلمانوں نے اپنی فکری اور علمی سرگرمیوں میں کام لیا ہو اور جو قرآن مجید کے بتائے ہوئے تصورات کے مطابق ہو اور اس کی بنیادی تعلیم سے ہم آہنگ ہو۔[9]

قرآنِ مجید کے اُسلوُبِ بیان میں اعجاز کے پہلو

"علم بدیع" قرآنِ مجید میں اسلوبِ بیان سے عام طور پر وہ علم مراد لیا جاتا ہے۔ جس سے کلام کو مزین کرنے کے طریقے اور اس میں حسن و خوبی پیدا کرنے کے قاعدے معلوم ہو جائیں، یہی علم، معانی و بیان کا علم بھی کہلاتا ہے۔ اعجازی صفات کے لیے بدائع القرآن کی اصطلاح بھی استعمال کی جاتی ہے۔ جس کلام میں فصاحت و بلاغت موجود

ہو اس کی مثال اس حسینہ کی سی ہے جو حسن و جمال میں اپنی مثال آپ ہے، اگر کلام میں علم بدیع بھی موجود ہے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے اس حسینہ کو خوبصورت زیورات ولباس پہنا کر دلہن بنادیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی ہر ہر آیت سجی سجائی خوبصورت اور خوب سیرت دلہن کی مانند ہے۔ علمائے امت قیامت تک اس کے حسن و جمال کی تعریفیں کرتے رہیں گے۔[10]

انسانی ہدایت اور راہنمائی کے لیے قرآن مجید نے اپنے مطالب و معانی اور مضامین کو اتنے اچھے انداز سے بیان کیا ہے کہ اس سے بہتر انداز میں بیان کرنا ممکن ہی نہیں۔ متقدمین، متاخرین اور معاصرین نے ہر دور میں اپنی اپنی بساط کے مطابق قرآن مجید میں دقیق نکات بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالٰی ہے۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىO وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى. 11رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو۔ ان آیات میں دو بڑی صنعتیں ہیں، تَجَلّٰی اور یَغْشٰی سجع ہے، جبکہ لیل و نہار میں صنعت تضاد ہے۔ مزید ارشادِ ربانی ہے۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰـهَا Oوَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰـهَا O وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰـهَا O وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰـهَا 12سورج کی اور اس کی دھوپ کی قسم اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے اور دن کی جب کہ وہ (سورج کو) نمایاں کردے اور رات کی جبکہ وہ اسے ڈھانپ لے ۔شمس، ضحیٰ، قمر، نھار، جلی، لیل، یغشیٰ میں صنعت مراعاۃ النظیر ہے (امور متناسبہ جمع ہیں) الفاظ "ضحھا، جلھا، یغشھا" میں سجع ہے، الفاظ "شمس و قمر" اور "لیل و نہار" میں صنعت مطابقت ہے، پس کلام میں تین بڑی صنعتیں پائی گئی ہیں۔13

موضوعِ تحقیق پر تحقیقی کام کا تجزیہ

قرآن مجید عظیم الشان فصاحت و بلاغت اور معانی و بدیع کا بحر ناپید کنار ہے۔ فصاحت و بلاغت پر چوتھی یا پانچویں صدی ہجری سے اہل علم نے لکھنا شروع کیا۔ ابتدائی تین صدیوں میں علوم القرآن پر زیادہ نہیں لکھا گیا۔ اس موضوع پر باقاعدہ تحریریں چوتھی صدی کے بعد کی ہیں۔ اس موضوع پر اس سے قبل غالباً زیادہ اس لیے نہیں لکھا گیا کہ پہلی تین صدیاں دراصل متعلق مودا کی فراہمی کی صدیاں تھیں۔ جب پورا مواد رسم عثمانی، اسلوب قراءت، فقہی اصولوں پر اور عربی زبان کے ادبی اسالیب پر یکجا ہو کر سامنے آگیا تو اسکے بعد ہی الگ الگ موضوعات کو مرتب کرنے کا عمل شروع ہوا اور وہ چیزیں سامنے آنی شروع ہوئیں جن کو ہم آج علوم القرآن کہتے ہیں۔ اس موضوع پر سب سے پہلی کتاب علامہ ابن الجوزی کی "فنون الافنان فی علوم القرآن" ہے۔ یہ ایک بہت

بڑے مفسر، محدث اور فقیہہ تھے۔ایک اوراہم کتاب علامہ زرکشی کی "البرھان فی علوم القرآن" ہے۔یہ کتاب چار جلدوں میں ہے۔اس میں علوم القرآن کے حوالے سے 147 انواع کاذکر کیا گیا ہے۔

اس سلسلے میں بڑی دقیق اور قیمتی بحثیں تحریر کی گئی ہیں۔ایک اور قابل قدر کتاب علامہ جلاالدین سیوطی کی "الاتقان فی علوم القرآن" ہے۔علامہ سیوطی کا تعلق مصر سے تھا۔اگر کہاجائے کہ اسلامی تاریخ میں چند لوگ جو ہر فن مولا گزرے ہیں یہ ان میں سے ایک تھے تو بے جانہ ہو گا آپ نے تقریباً500 سے زائد کتابیں لکھیں۔اور اسلامی علوم و فنون کا کوئی میدان ایسا نہیں ہے جس میں انکی کتابیں موجود نہ ہوں۔تفسیر،حدیث ،منطق،ادب، سیرت، طب غرض ہر موضوع پر ان کی تصانیف موجود ہیں۔آپ کی الاتقان فی علوم القرآن کو پڑھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ آج کے زمانہ تک علوم القرآن کے موضوع پر کتنا وسیع کام ہو چکا تھا۔دور جدید کے دانشور اور جامع ازہر کے فاضل شیخ نور محمد زرقانی نے "مناھل العرفان فی علوم القرآن" کے نام سے دو جلدوں میں کتاب لکھی، جس میں علوم القران کے حوالے سے 17 مباحت کا ذکر کیا ہے جس سے قاری کو بہت مفید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔یہ آج بھی اس علم کی معروف ومتداول کتابیں ہیں اور اپنے موضوع پر ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔اردوزبان میں بھی اس موضوع پر کتابیں موجود ہیں۔مولاناعبدالحق حقانی نے اس موضوع پر "البیان فی علوم القرآن" کے نام سے کتاب لکھی۔مولانا کی "تفسیر حقانی" بھی اس اعتبار سے نمایاں مقام رکھتی ہے۔دور جدید کے علوم وفنون کے نتیجہ میں قرآن مجید اور اسلام کے بارے میں جو شبہات نئے لوگوں کے ذہنوں میں پیدا ہوئے ہیں ان کا انہوں نے ان کاجواب دینے کی کوشش کی ہے۔

دور حاضر میں مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا محمد گوہر رحمان نے بھی علوم القرآن کے نام سے کتابیں لکھ کر قاری کو تفصیلی اور مستند معلومات فراہم کی ہیں۔مولانا محمد مالک کاندھلوی نے بھی "منازل العرفان فی علوم القرآن" کے نام سے کتاب لکھی ہے۔علامہ جلاالدین سیوطی نے "الاتقان فی علوم القرآن" میں قرآن حکیم کے 80 انواع کا ذکر کیا ہے اس کتاب کی اٹھاونویں نوع میں قرآن کے بدائع کا ذکر کیا گیا ہے۔قرآن مجید کے اسلوب پر جن حضرات نے تفصیل سے گفتگو کی ہے۔انہوں نے یوں تو بلاغت اور فصاحت کے بے بہا نکتے بیان کیے ہیں لیکن خاص اسلوب قرآن پر غور کرنے سے درج ذیل امور قابل توجہ نظر آتے ہیں۔

اہم اسالیب قرآن

1 التفات، 2 تصریف آیات، 3 حزف، 4 ایجاز، 5 تفصیل بعد الاجمال، 6 عود علی البدء، 7 تمثیلات، 8 تقابل، 9 قسم، 10 جملہ معترضہ مختلف مجموعہ ہائے آیات میں باہمی ربط اور مناسبت بھی انتہائی لطیف اور گہری معنویت کی حامل ہوتی ہے۔[14] علوم القرآن کے باب میں ایک اہم چیز بدائع القرآن ہے۔" بدیعہ کے لفظی معنی ہیں انہونی اور عجیب وغریب چیز، وہ علم جس سے کلام کی محسنات لفظیہ و معنویہ معلوم ہوں۔"[15] "کسی جگہ قرآن مجید نے بہت سادہ اسلوب اختیار کیا۔ کسی جگہ کوئی بہت اچھوتی مثال دی۔ کسی جگہ کوئی حکم اچھوتا ہے، یہ سارے بدائع ہیں۔"[16]

قرآن پاک دنیا کی بہترین ادبی کتاب ہے۔ اس کا اُسلوب، طرز استدلال اور انداز تکلم اپنے آغازِ نزول سے لے کر آج تک معجزہ رہا ہے اور قیامت تک معجزہ رہے گا۔ اس کا یہ اعجاز اس کی اثر آفرینی، انقلاب انگیزی اور ہمہ گیر تغیر اندازی میں مضمر ہے اس نے نوع انسانی کے افکار، اخلاق تہذیب اور طرز زندگی پر زبردست اثر مرتب کیا ہے۔ اس کی سحر انگیز تعلیمات نے پہلے ایک پوری قوم کو بدل کر رکھ دیا پھر اس قوم نے دنیا کے ایک بڑے حصہ کو بدل ڈالا، الٹ پلٹ اور تبدیلی و انقلاب کا یہ عمل آج بھی جاری ہے۔ اس کتاب کا اعجاز یہ بھی ہے کہ اس نے جس موضوع سے بحث کیا وہ پوری کائنات پر حاوی ہے اس کائنات کی حقیقت، اس کے آغاز و انجام، اس کے نظم و آئین، اس کے خالق و مدبر کی صفات و اختیارات، نفس انسانی کے وجود اور اس کی تاریخ اور کے لیے مکمل نظام زندگی وغیرہ سے متعلق ایک محکم اور مربوط ضابطہ کا بیان اس کتاب کا مرکزی موضوع ہے۔ پھر کتاب الٰہی کا یہ معجزانہ پہلو بھی قابلِ غور ہے کہ پوری کتاب بیک وقت لکھ کر پیش نہیں کر دی گئی بلکہ پانچ ابتدائی آیات کے ساتھ ایک تحریک کا آغاز کر دیا گیا جس میں تعلیم و تعلم اور توحید پر زور دیا گیا اور اس کے بعد تیئس سال تک یہ اسلامی انقلابی ہدایت دی جاتی رہیں۔

اعجاز قرآن کا ایک نمایاں اور ممتاز پہلو یہ ہے کہ نازل ہوا دور جاہلیت کی ٹکسالی عربی زبان میں مگر عربی ادب کے سارے ماہرین اور دورِ جاہلیت کے سارے زبان آور اس کی زبان و بیان کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوئے۔ پوری کتاب کا ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرف ادب کی بلندیوں کو چھوتا ہوا۔ ہر مضمون موزوں ترین الفاظ اور مناسب ترین انداز میں۔ اول سے آخر تک پوری کتاب میں الفاظ کی نشست ایسی جیسے نگینے تراش تراش کر جوڑے گئے ہوں۔ کتاب الٰہی نازل ہوئی ہے تیئس سال کے طویل عرصے میں اور وہ بھی متفرق حالات میں مختلف ضروریات کی تکمیل اور مختلف مسائل کے حل کے لیے مگر اس کی آیات میں ربط، ایسی ترتیب و مناسبت اور ایسا

نظم ہے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن کی تمام آیات باہم مربوط و منظم ہیں بلکہ اس کی تمام سورتیں بھی نظم کی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔اس کتاب میں ایک ہی چیز کبھی مرکزی مضمون کی حیثیت سے آتی ہے اور کبھی ضمنی مضمون کی شکل میں۔ کبھی وہ مجمل ہوتی ہے اور کبھی مفصل، کبھی مؤخر ہوتی ہے اور کبھی مقدم، کبھی تنہا ہوتی ہے اور کبھی مقابل اور ضد کے ساتھ۔ یکساں مضمون کی یہ مختلف ترتیبیں اور مناسبتیں بھی ایک مخصوص نظم کے ساتھ اور ایک خاص مقصد کے تحت ہوتی ہیں جس کو قرآن نے تصریف آیات سے تعبیر کیا ہے۔ اہل علم نے ان کو الگ سے علم کا درجہ دیا ہے۔ اور اس پر بہت سی کتابیں مدون فرمائی ہیں۔یہی قرآن مجید کے ادبی اسرار و رموز کہلاتے ہیں۔ علامہ سیوطی کی کتاب "الاتقان فی علوم القرآن" میں بدائع القرآن کے حوالے سے 100 کے قریب انواع بیان کیے گیے ہیں۔ انہی میں سے ایک نوع مقابلہ بھی ہے جس پر لکھنے کے لیے قلم اُٹھایا ہے تاکہ قرآن مجید کے ادبی اسرار و رموز میں سے صفت اضداد کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھایا جائے۔ اس تحریر میں قرآن پاک کے اس اچھوتے انداز کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید کے اُسلوبِ بیان میں صفتِ اضداد

تعارف اضداد، معانی و مفہوم

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں ضد کی تعریف اس طرح کی گئی ہے ضد: (عربی) جمع اضداد، اس کے معانی مخالف اور مقابل کے ہیں۔ ضدین کی تعریف یہ ہے ایسی دو چیزیں جو ایک دوسرے کے متقابل ہوں اور ایک جنس کے تحت ہوں مگر ان میں سے ہر ایک اپنے خصوصی اوصاف کے باعث دوسری سے مخالف ہو جیسے سفیدی و سیاہی اور خیر و شر، بر و بحر، عرش و فرش۔ مثلاً ایسی دو متقابل اشیاء جن کا ایک ہی وقت میں اجتماع ناممکن ہو۔ جیسے دن اور رات۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ الاتقان فی علوم القرآن میں اضداد کے بارے میں کچھ یوں لکھتے ہیں۔ مطابقت:۔ اسی کا نام الطباق بھی ہے۔ دو متضاد باتوں کو ایک ہی جملہ میں جمع کر دینا اس نام سے موسوم ہوتا ہے ۔مثلاً **فلیضحکوا قلیلاً و لیبکوا کثیراً" و انه هو اضحک و ابکیٰ وانه هومات واحییٰ" "لکیلا تا سو علیٰ ما فاتکم ولا تفرحو ا بما ا تاکم"و تحسبهم ایقاظاً وهم رقود۔"17** یہ طباق حقیقی کی مثالیں ہیں۔ مولانا عبد الرحمان کیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"کسی چیز کی ضد کا معلوم ہونا اس لحاظ سے مفید ہوتا ہے کہ اگر ایک لفظ کے معنی ذہن میں ہوں تو دوسرے کے معنی خود بخود ذہن میں آجاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اضداد کا ذکر اکثر مقامات پر ہوا ہے مثلاً ارشاد باری ہے: (تعاونوا علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان)[18]

اس آیت میں بر کے مقابلہ میں اثم اور تقوٰی کے مقابلہ میں عدوان کالفظ آیا ہے۔اب اگر کسی کے ذہن میں بر اور تقوٰی کا مفہوم موجود ہے تو اثم اور عدوان کا پورا پورا مفہوم از خود اس کے ذہن میں آجائے گا۔[19] تقابل، قرآن مجید کا ایک معروف اُسلوب بیان ہے چنانچہ وہ جہاں کسی چیز کے منفی پہلو کا ذکر کرتا ہے وہاں معاًبعد اس کے مثبت پہلو کو بھی اجاگر کر دیتا ہے تاکہ بات مکمل اور واضح ہو جائے۔باریک بینی سے قرآن کا مطالعہ کرنے سے ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی صفحہ ان صفاتِ اضداد سے خالی ہی نہیں ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر دنیا کے ساتھ آخرت، جہنم کے ساتھ جنت اور کفر کے ساتھ ایمان کا ذکر اس کا واضح ثبوت ہے۔

ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی رقمطراز ہیں۔

"رابطہ کی ایک شکل شئ اور اس کی ضد کا بیان ہے۔ایک آیت میں ایک تصور اور نظریہ کی وضاحت کر دی گئی اور دوسری آیت میں اس کے متضاد تصور اور متصادم نظریہ کی وضاحت کر دی گئی اور دونوں آیتوں نے مل کر نظریہ کی تجسیم مکمل کر دی۔۔۔۔کیونکہ اشیاء اپنے اضداد کے ساتھ نمایاں ہوتی ہیں"[20]

مثال نمبر:1 اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔21 ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں، یہ تو اپنی جان کے نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت وحیات کے اور نہ دوبارہ جی اٹھنے کے وہ مالک ہیں۔ **مثال نمبر:2** قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ O تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ[22] آپ کہہ دیجئے اے اللہ! اے تمام جہان کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دے جس سے چاہے سلطنت چھین لے تو جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلت دے، تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائیاں ہیں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں لے جاتا ہے تو ہی بے۔ جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے۔ تو ہی ہے کہ جسے چاہتا ہے بیشمار روزی دیتا ہے۔ **مثال نمبر:3** يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـــًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ۔23 لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے، ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں، (ا) بلکہ اگر مکھی ان

سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے، بڑا بزدل ہے طلب کرنے والا اور بڑا بزدل ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔ **مثال نمبر: 4** اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ وَّلَا تُسۡـئَلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ۔24 ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور جہنمیوں کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں ہو گی۔ **مثال نمبر: 5** قُلۡ اِنۡ ضَلَلۡتُ فَاِنَّمَاۤ اَضِلُّ عَلٰى نَفۡسِىۡ‌ ۚ وَاِنِ اهۡتَدَيۡتُ فَبِمَا يُوۡحِىۡۤ اِلَىَّ رَبِّىۡ‌ؕ اِنَّهٗ سَمِيۡعٌ قَرِيۡبٌ.25 کہہ دیجئے کہ اگر میں بہک جاؤں تو میرے بہکنے (کا وبال) مجھ پر ہے اور اگر میں راہ ہدایت پر ہوں تو یہ سبب اس وحی کے جو میرا پروردگار مجھے کرتا ہے وہ بڑا ہی سننے والا اور بہت ہی قریب ہے۔

مثال نمبر: 6 هُوَ الَّذِىۡ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبۡدِهٖۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ‌ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ.26 وہ (اللہ) ہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں اتارتا ہے تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نرمی کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ **مثال نمبر: 7** فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَـقُوۡلُوۡنَ وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِهَا‌ ۚ وَمِنۡ اٰنَآىِٕ الَّيۡلِ فَسَبِّحۡ وَاَطۡرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرۡضٰى[27] پس ان کی باتوں پر صبر کر اور اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بیان کرتا رہ، سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے، رات کے مختلف وقتوں میں بھی اور دن کے حصوں میں بھی تسبیح کرتا رہ بہت ممکن ہے کہ تو راضی ہو جائے۔ **مثال نمبر: 8** اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ O وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِى الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ‌ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ[28] بیشک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں جبکہ پیٹھ پھیرے رو گرداں جا رہے ہوں۔ اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے ہٹا کر رہنمائی کر سکتے ہیں آپ تو صرف انھیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے ہیں پھر وہ فرماں بردار ہو جاتے ہیں۔ **مثال نمبر: 9** قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ الَّيۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰـهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِضِيَآءٍ‌ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ O قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ النَّهَارَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰـهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُوۡنَ فِيۡهِ‌ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ O وَمِنۡ رَّحۡمَتِهٖ جَعَلَ لَـكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ.29 کہہ دیجئے! کہ دیکھو تو سہی اگر اللہ تعالیٰ تم پر رات ہی رات قیامت تک برابر کر دے تو سوائے اللہ کے کون معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ پوچھئے! کہ یہ بھی بتادو کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو بھی سوائے اللہ کے کوئی معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے؟ جس میں تم آرام حاصل کر سکو، کیا تم دیکھ

نہیں رہے ہو؟ اس نے تو تمہارے لیے اپنے فضل و کرم سے دن رات مقرر کر دیئے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔

حاصل کلام

مندرجہ بالا آیات قرآن مجید کے اسلوبِ بیان میں صفاتِ اَضداد کے اسرار و حِکم کے حوالے سے توحید و شرک کے ضمن میں زیرِ بحث آئیں متعدد تفاسیر کے مطالعہ سے یہ چند تفاسیر موضوع کی کسی حد تک توثیق کرتی نظر آتی ہیں قرآن مجید کا حالانکہ یہ بہت واضح اسلوب بیان ہے کہ جب بھی کسی چیز کی اہمیت واضح کرنا مقصود ہوا تو تقابل کیا گیا اسی کو اضداد کا نام دیا گیا ہے کہ جہاں قرآن مجید میں توحید کا اثبات کیا گیا ہے وہیں ساتھ ہی شرک کا رد بھی کیا گیا ہے تا کہ کسی قسم کا ابہام نہ رہ جائے پہلے مالک کل اپنے لا محدود اختیارات کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ رازق، خالق، مالک، داتا، غوث اعظم، مشکل کشا، حاجت روا، عزیز، ستار، قہار، جبار، اور غفار ہے۔ جہاں جہاں پھر اپنے اختیارات کا ذکر کیا وہیں، ساتھ ہی معبودان باطل کا رد اور ان کے ضعف کو بھی بیان کیا ہے۔ کہ کس قدر بودے سہارے ہیں جن کو تم خدائے لم یزل کے مقابل لاتے ہو سورہ حج میں بیان کردہ مثال ان معبودان باطل کے ضعف کو بیان کرنے کی بہت عمدہ مثال ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی صفت خالق کی توثیق اور اس کی ضد یعنی مخلوق کی بے کسی و لاچاری کی منہ بولتی تصویر ہے کہ کون ہے جو مخلوق ہوتے ہوئے بھی خالق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو دنیا جہان کے تمام اس دعوے کے اقراری آجائیں اور ایک حقیر سی مخلوق مکھی بنا کر دکھائیں مزید ضعف اس طرح بیان کیا کہ مکھی بنانا تو دور کی بات اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے اس وہ اپنا چھینا ہوا حصہ ہی واپس لا کر دکھا دیں ضعف الطالب والمطلوب، یہ مانگنے والے اور جن سے خدا کے علاوہ مانگتے ہیں سب طالب و مطلوب کمزور ہیں یہاں خالق کا اثبات اور مخلوق کا رد اور طالب و مطلوب صفت اضداد کو لا کر بات کو بالکل واضح کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح موت و حیات، نفع و ضر کی مثالوں سے واضح کر دیا کہ یہ تمام اختیارات اللہ مالک الملک کو ہی زیب دیتے ہیں۔ ایسے ہی بشیر ونذیر، طلوع و غروب، صبح و شام، لیل و نہار، حسنٰت و سیئٰت سب صفاتِ اضداد کو بیان کرنے کا مقصد ان کے اندر حکمتوں کے جہان پوشیدہ ہیں۔ جو ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ قرآنِ مجید ایک بحر بے کراں ہے۔ جس میں غوطہ خور بلاشبہ ہیرے جواہرات تلاش کر لیتا ہے۔ اور قیامت تک اس کے اسرار و حِکم ختم نہیں ہو سکتے ہیں۔ نت نئے انکشافات ہو رہے ہیں، جیسے جیسے سائنس ترقی کر

رہی ہے ویسے ہی قرآنی علوم میں بھی آئے روز اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ان شاء اللہ یہ اضافہ ہوتا رہے گا اور اقوامِ عالم اس سے مستفید ہوتی رہیں گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی واحوالہ جات

1۔ اللیل،92:2،1۔

Al-Laīl, 92:1-2.

2۔ الغاشیہ،88:20،18۔

Al-Ghāshīa, 88:18-20.

3۔ انفطار،82:14،13۔

Al-īnfiṭar,82:13-14.

4۔ نقشبندی، ذوالفقار احمد، پیر، **قرآن مجید کے ادبی اسرار ورموز** (پاکستان، فیصل آباد: مکتبۃ الفقیر 223 سنت پورہ، 2015)، 103

Naqshbandī, Zulfiqār Aḥmad, Pīr, *Qurān Majīd kay Adabī Asrār-ū-Ramūz (*Pakistan, Faiṣalabād: Maktab-al-Faqīr 223 Sunat pūra, 2015),103.

5۔ نقشبندی، **قرآن مجید کے ادبی اسرار ورموز**،105۔106

Naqshbandīs, *Qurān Majīd kay Adabī Asrār-ū-Ramūz*,105-106.

6۔ الباقلانی، محمد بن طیب، ابو بکر، **اعجاز القرآن** (مصر: دار لمعارف،1992ء)،2:202۔

Al-Bāqalānī, Muhammad ibn Tayyīb, Abū Bakr, *Ejāz-al-Qurān* (Miṣar: Dār al-Ma'arif, 1992),2: 202.

7۔ نقشبندی، **قرآن مجید کے ادبی اسرار ورموز**،۱۵۸

Naqshbandīs, *Qurān Majīd kay Adabī Asrār-ū-Ramūz*, 158

8۔ الباقلانی، **اعجاز القرآن**،117 ۔

Al-Bāqalānī, *Ejāz-al-Qurān*, 117.

9۔ غازی، ڈاکٹر محمود احمد، **محاضراتِ سیرت** (لاہور الفیصل، 1991) ،244۔

Ghāzi, Dr. Mahmūd Ahmed, *Muḥāḍrāt-e-Sīrat* (Lahore: Al-Faisal, 1991), 244.

10۔ نقشبندی، **قرآن مجید کے ادبی اسرار ورموز**،۱۵۸

Naqshbandīs, *Qurān Majīd kay Adabī Asrār-ū-Ramūz*, 158

11۔ الیل92:1۔2

Al-Laīl, 92:1-2.

12۔ الشمس،91:1۔4

Al-Shamas, 91:1-4

13۔ نقشبندی، **قرآن مجید کے ادبی اسرار ورموز**،181،180

Naqshbandīs, *Qurān Majīd kay Adabī Asrār-ū-Ramūz*, 180, 181.

14۔ غازی، ڈاکٹر محمود احمد، **محاضراتِ سیرت**،285۔

Ghāzi, Dr. Mahmūd Ahmed, *Muḥāḍrāt-e-Sīrat*, 285.

15۔ علی بن الحسن، الأزدی، **المُنَجَّد في اللغة** (قاھرہ: دار عالم الکتب،،1988م)،49

Ali Ibn Al-Ḥassan, Al-Azdī, *Al-Munajd Fī Al-Lughaḥ* (Qaḥiraḥ, Dār ʿālim Al-Kutub, 1988),49.

16۔ زرکشی، محمد بن عبداللہ، **البرہان فی علوم القرآن** (بیروت: داراحیاء الکتب، ۱۹۵۷م)، 70۔

Zarkashī, Muḥammad bin Abdullah, *Al-Burhān Fī ʿulūm Al-Qur'ān* (Baīrūt: Dār Aḥyā' Al-Kutub,1957), 70.

17۔ سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، **الاتقان فی علوم القران** (بیروت: داراحیاء الکتب، ۱۹۵۷م)، 232۔

Al-Suyūtī, ʿAbdul Raḥmān bin Abi Bakar, *Al-Itqān- Fī ʿulūm Al-Qur'ān* (Baīrūt: Dār Aḥyā' Al-Kutub,1957), 232.

18۔ المائدہ، 2:5۔

Al-Ma'idaḥ,5:2.

19۔ کیلانی، عبدالرحمٰن، مولانا، **مترادفات القرآن** (لاہور، وسن پورہ: مکتبہ السلام، 2009)، 967۔

Kelānī, ʿAbdul Raḥmān, Maālāna *Mutarādifāt-al Qur'an* (Lahore, Wasan pūra,2009), 967.

20۔ فلاحی، عبیداللہ ، **قرآن کریم میں نظم ومناسبت** (لاہور: دارلتذکیر، 19991ء)، 17۔

Falāḥī, ʿUbaīdullah, *Qurān main ẓam-0-Munāsbat* (Lahore: Dār Al-Tazkīr, 1999), 17.

21۔ الفرقان 3:25

Al-Furqān, 25:2.

22۔ آل عمران، 3 :28، 27۔

Āl-ʿImrān,3:27,28.

23۔ الحج، 73:22

Al-Ḥaj,22:73.

24۔ البقرہ، 119:2

Al-Baqaḥraḥ, 2:119.

25۔ سبا، 34:50

Saba ʿ,50:34.

26۔ الحدید، 9:57

Al-Ḥadīd, 57:9.

27۔ طہ، 130:20

Ṭāḥa,20:130.

28۔ النمل، 80،81:27

Al-Namal, 27:80,81.

29۔ القصص، 71،73:28۔

Al-Qaṣaṣ,28:71,73.